صف کے درمیان میں دیوار یا ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عینِ مسجد، فنائے مسجد یا خارج مسجد میں اگر صف کے درمیان میں کوئی دیوار یا ستون موجود ہو تو دیوار یا ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کا کیا حکم ہوگا؟ اور ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے کیا نماز پر کوئی اثر ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا شخص مسجد میں کسی بھی جگہ پر دیوار یا ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، اُس کیلئے اصلاً کوئی ممانعت نہیں۔ البتہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے عین مسجد، فنائے مسجد یا خارج مسجد کی جس صف میں بھی دیوار یا ستون ہوں، تو وہاں صف بنانے کا حکم یہ ہے کہ بلا ضرورت شرعی دیوار یا ستونوں کے درمیان صف بندی کرنا مکروہ و ناجائز عمل ہے، احادیث مبارکہ میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے، ہاں اگر کوئی ضرورت و مجبوری ہو جیسے نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد تنگ پڑ رہی ہو جیسا کہ عام طور پر جمعہ و عیدین میں ہوتا ہے یا بارش کی وجہ سے پچھلی صفیں چھوڑ کر اگلی صفوں میں ستونوں کے درمیان صفیں بنائی جائیں، تو اب عذر کی وجہ سے کوئی کراہت نہیں ہوگی۔ نیز ستونوں کے درمیان صف چاہے عذر شرعی کی وجہ سے بنائی جائے یا بغیر عذر کے، بہر حال اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں ہوگا، یعنی نماز درست ہو جائے گی اور اعادے کی ضرورت بھی نہیں ہوگی، ہاں البتہ بغیر عذر شرعی کے یہ عمل مکروہ و ناجائز ہوگا کہ اس میں قطع صف ہوگی اور قطع صف حرام ہے۔

ستونوں کے درمیان صف بنانے کی ممانعت سے متعلق سنن ابنِ ماجہ کی حدیث مبارکہ ہے : ”عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ نُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا“ ترجمہ : حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا جاتا اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ 320، رقم الحدیث : 1002، داراحیاء الکتب العربیۃ)

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے اجتناب کیا جاتا تھا، چنانچہ جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے : ”عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ، فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ ترجمہ : عبد الحمید بن محمود کہتے ہیں : ہم ایک امیر (حاکم) کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، تو لوگوں (کا ہجوم ہوگیا، اور انہوں) نے ہمیں ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے پر مجبور کر دیا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس (یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے) سے بچا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی، جلد1، صفحہ 304، رقم الحدیث : 229، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

ستونوں کے درمیان صف بنانے کی ممانعت اس وقت ہے کہ جب مسجد کشادہ ہو، ورنہ اگر جگہ تنگ ہو تو کوئی کراہت نہیں، چنانچہ شرح صحیح البخاری لابن بطال میں ہے : ”وقال ابن مسعود: لا تصفوا بين الأساطين، وكرهه حذيفة، وإبراهيم، وقال إبراهيم: لا تصلوا بين الأساطين وأتموا الصفوف،--- قال ابن حبيب: وليس النهى عن تقطيع الصفوف إذا ضاق المسجد، وإنما نهى عنه إذا كان المسجد واسعًا“ ترجمہ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ستونوں کے درمیان صف نہ باندھو۔ اور حضرت حذیفہ اور حضرت ابراہیم (نخعی) نے بھی اسے ناپسند جانا۔ اور حضرت ابراہیم (نخعی) علیہ الرحمۃ نے فرمایا : ستونوں کے درمیان نماز نہ پڑھو اور صفوں کو مکمل کرو۔ ابن حبیب نے فرمایا : صفوں کے

ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے اس وقت ممانعت نہیں جب مسجد تنگ ہو، ممانعت اس وقت ہے جب مسجد کشادہ ہو۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال، جلد2، صفحہ134، مطبوعہ ریاض)

ستونوں کے درمیان صف بندی میں قطع صف ہے، حالانکہ صفوں کی درستگی مطلوب ہے، اور یہ حکم جماعت سے نماز پڑھنے میں ہے، تنہا نماز پڑھنے والے کیلئے نہیں، چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے: ”إذا كان منفردا لا بأس في الصلاة بين الساريتين، إذا لم يكن في جماعة، وقيد بغير جماعة لأن ذلك يقطع الصفوف، وتسوية الصفوف في الجماعة مطلوبة“ ترجمہ: جب کوئی تنہا ہو تو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ وہ جماعت میں شامل نہ ہو۔ اس کو بغیر جماعت کی قید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کیونکہ جماعت میں ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا صفوں کو کاٹنے کا سبب بنتا ہے، جبکہ جماعت میں صفوں کی درستگی (صف بندی) مطلوب ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد1، صفحہ284، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”بے ضرورت مقتدیوں کا دَر میں صف قائم کرنا یہ سخت مکروہ کہ باعث قطعِ صف ہے اور قطع صف ناجائز، ہاں اگر کثرتِ جماعت کے باعث جگہ میں تنگی ہو اس لئے مقتدی دَر میں اور امام محراب میں کھڑے ہوں تو کراہت نہیں۔ یونہی اگر مینہ کے باعث پچھلی صف کے لوگ دروں میں کھڑے ہوں تو یہ ضرورت ہے والضرورات تبیح المحظورات (سخت ضرورت ممنوعات کو مباح کردیتی ہے۔)۔۔۔(کچھ آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں) زید نے دَر میں نماز ناجائز بتائی یہ زیادت ہے، ناجائز نہیں، ہاں امام کو مکروہ ہے۔ یونہی منفرد کو اس حکم میں شریک کرنا ٹھیک نہیں، خود حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کعبہ معظمہ تشریف لے گئے، دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 131-136، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-735

تاریخ اجراء: 08ذی القعدۃ الحرام1446ھ/06مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net